مکی و مدنی ادوار کے معاشی نظام کا موازنہ

حافظ عبید اللہ *

Abstract

The Marvelous and prestigious periods of Makkah and Madinah are role model of global human welfare society. The comparison of the following periods is the solution of all problems of the modern time. Islam introduced a moderate economical system which brought revolution in the world.

مکی و مدنی دور کے موازنہ کی ضرورت و حکمت:

مکی و مدنی ادوار اسلامی نظام زندگی کے جملہ پہلوؤں کو محیط ہیں۔ مکی و مدنی ادوار کا جائزہ لیے بغیر موجودہ دور میں احکامات پر عمل کی نوعیت کا تعین ممکن نہیں، اور نہ ہی زندگی کے موجودہ بحرانوں کے اسباب و علل اور پھر ان سے نکلنے کی راہ متعین ہوسکتی ہے۔ یہی ادوار اسلامی تہذیب و تمدن، معاشرت و معیشت، سیاست و شہریت، آئین و قانون کی تشکیل و تاسیس کے آئینہ دار اور مظاہر ہیں۔ ان ادوار کے تناظر میں معاشرتی اور انسانی اصلاح اور تشخیص مرض ممکن ہے۔ قرآنی آیات و سور کو بھی انھیں ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر دور کے معروضی حالات کی نوعیت و اہمیت جداگانہ ہے۔ انہی ادوار پر اسلامی معاشرہ کی تنظیم و تشکیل کی جائے گی۔ مکی و مدنی دور کے موازنہ کی اہمیت و ضرورت اور حکمت مذکورہ بالا بحث سے نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ مکی و مدنی دور کا ایسا موازنہ پیش کیا جائے جس سے اسلامی معاشرہ کی تشکیل و تاسیس مکی ومدنی ادوار کی صحیح روح کے مطابق عمل پذیر ہو کر اس درخشاں تاریخ کی یاد تازہ کردے۔ جس میں اسلامی نظام زندگی کی تنظیم و تشکیل اور ارتقا وقوع پذیر ہواتھا۔ اسلامی فکری و عملی انقلاب نے دنیا کو ایک نئے دور میں داخل کر دیاتھا۔

پس منظر:

مکہ میں آفتابِ رسالت کی کرنیں طلوع ہو کر عرب میں روشنی بکھیرتی ہیں۔ مکہ جو کہ ابوالانبیا حضرت ابراہیمؑ کا مسکن اور بسایا ہوا شہر ہے۔ جن کی شریعت مسخ شدہ صورت میں کچھ اہل عرب کا دین تھا۔ جس دور میں آپﷺ مبعوث ہوئے وہ دور مختلف النوع مذاہب کا دور تھا، جن میں سرفہرست بت پرستی، مظاہر پرستی، یہودیت و نصرانیت، دہریت اور دین حنیف قابل ذکر ہیں۔ اس دور میں دنیا کی عظیم تہذیبیں بھی اسلام کے مد مقابل تھیں۔ مکہ کا تیرہ سالہ عہد عزیمت و ایثار کا درخشاں عہد تھا جس نے ایک ایسی جماعت تیار کی جو مثل آہن تھی اور مدینہ میں اس جماعت نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے جس کی مثال رہتی دنیا تک پیش نہیں کی جاسکے گی۔ اس ضمن میں مولانا ابوالکلام آزاد بڑا سیر حاصل تبصرہ فرماتے ہوئے کچھ یوں رقمطراز ہیں:

> ” پہلا دور تخم تھا، دووسرا اس کے برگ و بار، پہلا دور بنیاد تھی، دوسرا ستون محراب تھا۔ پہلا نشوونما کا عہد تھا، دوسرا ظہور و انفجار کا۔ پہلا معنی و حقیقت تھا، دوسرا صورت واظہار۔ پہلا روح تھا، دوسرا جسم، پہلے نے پیدا کیا، درست کیا اور مستعد کیا ظہور کتنا ہی شاندار ہو لیکن اولین بنیاد استعداد کی عظمت پہلے ہی کو حاصل ہے۔[1]

مکی و مدنی ادوار رسالت کا موازنہ بڑا پہلو دار اور وسیع موضوع ہے۔ ذیل میں معاشی نظام کا موازنہ اجمالی طور پر مکی و مدنی ادوار کی بنیاد پر پیش کیا جارہے۔

مکی دور میں زکوٰۃ وانفاق کے ادارے کا ابتدائی ارتقائی تصور و خاکہ:

زکوٰۃ و انفاق فی سبیل اللہ کے احکام کا ابتدائی تصور و خاکہ مکی دور ہی میں تشکیل پایا۔ مکی دور میں زکوٰۃ سے متعلق تمام اساسی تعلیمات کا نزول ہوا۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> ”وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْل وَلَا تُبَذِرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَان الشَّیٰطِیْن“[2]

---

* ریسرچ سکالر،پی-ایچ-ڈی، اسلامک سٹڈیز، الحمد اسلامک یونی ورسٹی

مذکورہ آیت میں مصارف زکوٰۃ کی ابتدائی نشاندہی کردی گئی۔ جس سے ابتدائی طور پر زکوٰۃ کے تنظیمی ڈھانچہ پر روشنی پڑتی ہے۔ زکوٰۃ کا نظام مکہ میں باقاعدہ طور پر رائج نہیں تھا اور نہ ہی اس نظام کو حکومتی سرپرستی میں چلا جارہا تھا۔ ان اساسی احکامات اور اصول و مبادی سے صحابہ کرامؓ کی ذہن سازی کر دی گئی۔ تاکہ وہ مدینہ میں ان خطوط پر استوار ہونے والی ریاست کی بنیادوں کو قائم کر سکیں۔ اور پہلے سے ہی اس جماعت کی ذہن سازی ہوسکے۔

زیر نظر آیات قرآنی سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے کہ مکہ میں زکوٰۃ و انفاق کے اصولی احکامات اور خاکہ کی تشکیل پا چکا تھا۔ یہاں پر کلام کا انداز ترغیب و تحریص کا اس میں اخلاقی حکمت کو بھی ملحوظ رکھا گیاہے۔ جس سے مخاطب کو اخلاقی حوالے سے اس حکم کی طرف لایا جارہا ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ کی بھی نشاندہی ہو رہی ہے۔ اس طرح کی متعددآیات میں اس اصولی حکم کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

مدنی دور میں کفالتِ اجتماعیہ (زکوٰۃ و انفاق) کا ادارہ:

اس کے برعکس مدنی دور میں باقاعدہ سرکاری سطح پر کفالتِ اجتماعیہ(زکوٰۃ و انفاق) کے ادارے کا قیام عمل میں لایاگیا اور حکومتی سطح پر اس ادارے کی نگرانی و سرپرستی کی گئی۔ مکی دور میں اس ادارے کا جزوی نفاذ کیا گیا جس میں اخلاقی عنصر بھی شامل تھا اور حکمتوں سے صحابہ کرامؓ آگاہ تھے اس لیے مدینہ منورہ میں اسلام کو عملی میدان میسر آگیا اور باقاعدہ اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا تو سرکاری سطح پر کفالت اجتماعیہ کے ادارے کا قیام عمل میں آیا۔

علامہ شبلی نعمانی نے مدنی دور میں زکوٰۃ کے ادارے کا پورا تنظیمی ڈھانچہ کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔

> ’’عرب کا خلوص اور جوشِ ایمان اگرچہ خود ان کو صدقہ و زکوٰۃ کے ادا کرنے پر آمادہ کردیتا تھا، چناں چہ اسلام لانے کے ساتھ ہی ہر قبیلہ اپنی قوم کا صدقہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خود پیش کرتا اور آپ ﷺ کی دعاسے برکت اندوز ہوتا تھا۔ لیکن ایک وسیع ملک اور ایک وسیع حکومت کے لیے یہ طریقہ کافی نہ تھا اس لیے ولاۃ کے علاوہ یکم محرم ۹ ھ کو آنحضرت ﷺ نے صدقہ و زکوٰۃ کے وصول کرنے کے لیے ہر قبیلہ کے لیے الگ الگ محصلین مقرر فرمائے جو قبائل کا دورہ کرکے لوگوں سے زکوٰۃ اور خراج وصول کرکے آپ ﷺ کی خدمت مبارک میں پیش کرتے تھے۔ عموما خود روسائے قبائل اپنے اپنے قبیلوں کے محصل ہوتے تھے اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً ان کا تقرر وقتی ہوتا تھا۔
>
> ان محصلین زکوٰۃ کو ایک فرمان ہوتا تھا جس میں بتصریح بتایا جاتا تھا کہ کس قسم کے ما ل کی کتنی تعداد میں زکوٰۃ کی کیا مقدار ہے‘‘۔[3]

رسول کریم ﷺ بذات خود اس ادارے کے امور کی باقاعدہ نگرانی کرتے تھے۔ اس محکمہ میں محصلین زکوٰۃ کی تعیناتی بھی آپ ﷺ ہی کے ایما پر تھی محصلین زکوٰۃ کو باقاعدہ فرمان دیے جاتے تھے۔ جس سے تجاوز کسی صورت جائز نہیں تھا۔ جس کا زکوٰۃ وصول کیا جاتا تھا اس کے لیے معیارات کا تعین تھا کہ نہ زائد زکوٰۃ وصول کی جاتی تھی اور نہ کم۔ محصلین زکوٰۃ کی تنخواہیں بھی اس رقم سے ادا کی جاتی تھیں، محصلین خود جا کر زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔

مکی و مدنی دور رسالت میں کفالت اجتماعیہ کے ادارے کا موازنہ:

مکی دور میں زکوٰۃ کے احکام جزوی طور پر نازل ہوئے۔	جب کہ مدنی دور میں زکوٰۃ کے ادارے کا باقاعدہ سرکاری سطح پر اہتمام ہوا۔
مکی دور میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے سلسلے میں ترہیب و تحریص سے کام لیا گیا۔	اس کے برعکس مدنی دور میں محصلین زکوٰۃ کاتقرر کر کے باقاعدہ سرکاری سطح پر زکوٰۃ وصولی کااہتمام کیا گیا۔

مکی دور میں زکوٰۃ کا ابتدائی خاکہ اس لیےتشکیل دیا گیا تاکہ صحابہ کرام کو کفالت اجتماعیہ کے اس عمل سے مانوس کیا جا سکے۔

مدنی دور میں زکوٰۃ کے ادارے کو اپنے تمام تقاضوں کے ساتھ قائم کیا گیا اور اس کے ذریعےسے اجتماعی کفالت کا اہتمام ہوا۔

فقہ السیرۃ:

مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں :

مکی عہد احکامات کا اساس عہد تھا جس میں احکامات سے متعلق اساسی اصول و ضوابط تشکیل پا گئے اور صحابہ کرامؓ کے دماغ کا سانچہ کچھ اس طرح بنایا گیا کہ وہ ان اساسی اصولوں کی روشنی میں قیام کر سکیں۔ نظام معیشت کے اساسی اصول مکہ میں دیے گئے جن کی بنا پر عہدِ مدنی میں اس نظام کا عملی اطلاق اور اطلاق کے اصول دیے گئے۔ معاشی نظام کا مکمل خلاصہ مکی دور کے اندر تیار ہوا جو کہ ایک ناگزیر ضرورت تھی کیوں کہ صحابہ کرامؓ کو مدینہ کی ریاست کی شکل میں ایک ایسا میدان میسر آیا جس میں ان اصولوں کے عملی اطلاق کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقع تھا، اسی نظام نے رہتی دنیا تک کے لیے ایک عملی نمونہ بننا تھا۔ مکی مدنی دور کے امتزاج کے پیش نظر دنیا کو ایک کامل و معتدل معاشی نظام دیا جاسکتاہے۔

حوالہ جات:

1 آزاد، مولانا ابولکلام، رسول رحمت ﷺ، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنزپبلشرز)، ص ۲۱۱۔
2 بنی اسرائیل (۱۷): ۲۶
3 شبلی نعمانی(علامہ) سیرۃ النبیﷺ۔ (لاہور: مکتبہ مدنی، ۱۹۹۹)، ج ۲، ص ۴۷۔